بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

اڑتالیسویں قسط

DAR-UL-RAZA

شرم وحیا

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام

حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی

سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری

خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دار الرضا

عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:.........................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (اڑتالیسویں قسط)

اسپیکر:.........................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:.........................شرم وحیا

زیرِ سرپرستی:.........................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:.........................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:.........................حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:.........................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر وترتیب:.........................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:.........................10

پبلشر:.........................مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل
بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیمo بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o

ان ذالکم کان یوذی النبی فیستحی منکم

قال اللّٰه تبارك وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰه وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

شرم وحیا

سب سے زیادہ شرم وحیا والے اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام عرض کیجیے

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰه

وعلیٰ اٰلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللّٰه

ہر انسان کے نیچر اور فطرت میں اللہ تعالیٰ نے شرم اور حیا پیدا کی ہے۔شرم و حیا انسانی پوزیشن انسانی قدر و قیمت کے بڑھانے میں سب سے بڑا ذریعہ ہے۔یہ بات معلوم ہے کہ ہر انسان اِس دنیا میں دو قسم کے تعلقات، دو قسم کے کنکشن رکھتا ہے۔ایک تعلق اُس کا اللہ سے ہوتا ہے اور دوسرا تعلق اُس کا اللہ کے بندوں سے ہوتا ہے۔

ہمارے اوپر دو قسم کے حق ہیں۔ ایک اللہ کا حق، اور ایک اُس کے بندوں کا حق۔ اللہ کے حقوق کی ادائیگی اور اُس کے بندوں کے جو حقوق ہوتے ہیں اُن حقوق کی ادائیگی اُسی صورت میں ہوسکتی ہے جب ہمارے اندر شرم وحیا ہو۔ جس انسان میں یہ خوبی نہیں، شرم اور حیا سے اگر وہ محروم ہے تو پھر وہ نہ اللہ کے حق کو ادا کرسکتا ہے اور نہ اللہ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی ہوسکتی ہے۔ ہماری کمیٹی اور ہماری مجلس میں بے حیائی اور بے شرمی جب تک باقی رہے گی اُس وقت تک ہماری قوم، ہمارا ملک اور ہمارا مذہب ہم اِس حیثیت سے ترقی نہیں کرسکتے۔ یاد رکھئے شرم وحیا اخلاق کا اتنا عظیم حصہ ہے کہ اِس سے بہت سے خوبیاں پیدا ہوتی ہیں اور انسان دنیا کی سوسائٹی میں بہتر سے بہتر زندگی بسر کرتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے ہماری سوسائٹی میں سب سے زیادہ کمی شرم وحیا کی ہے۔ یہی وجہ ہے آج ہم اپنے پروگرام میں ناکامیاب ہیں، دین اور دنیاوی پروگرام ہمارے مکمل نہیں ہوتے اُس کی وجہ یہی ہے کہ ہماری سوسائٹی میں شرم وحیا کا مادہ نہیں۔

اِسلام ایک حیادار مذہب ہے، اِس نے شروع سے حیا کے سلسلے میں ہمیں تنبیہہ کی ہے۔ ایک بچہ جو اِسلام کے دامن میں جب آنکھ کھولتا ہے تو اُس کو بچپن سے تربیت کی جاتی ہے کہ بیٹا بزرگوں کے سامنے ننگے سرمت ہو، سر پر ٹوپی ہونی چاہئے۔ اِسلام یہ کہتا ہے کہ جب تم راستے میں چلو تو آنکھیں نیچی ہوں۔ اِسلام حکم دیتا ہے کہ تمہاری نظر بیگانہ عورت پر نہ پڑے۔ اِسلام ہمیں اِس بات کا حکم دیتا ہے کہ تم اپنی نظر کو، اپنے دِل کو اپنے کنٹرول میں رکھو اور شرم وحیا کے خلاف جتنے کام ہیں اُن کو چھوڑ

دو۔ اِسلام ہمیں بچپن سے شرم وحیا کی ٹریننگ دیتا ہے، اُس کو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب بچپن سے ہمارے اندر شرم وحیا ہوگی تو جس قدر ہماری عمر زیادہ ہوگی شرم وحیا بھی زیادہ سے زیادہ ہوتی چلی جائے گی۔اِس کے برعکس بچپن ہی سے شرم وحیا ختم ہو جائے تو اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عمر جتنی زیادہ ہوگی شرم وحیا اُسی قدر زیادہ سے زیادہ ختم ہو جائے گی اور شرم وحیا کی کیٹیگری میں ایسے انسانوں کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

بزرگو، بھائیو اور بہنو! آپ سوچئے تو سہی یہ بات ہم صبح وشام دیکھتے ہیں کہ باہر سوسائٹی میں ناچنا، گانا، ننگا ہو جانا اُن کے لئے کوئی بات نہیں۔لیکن بعض سوسائٹیاں ہیں ظاہر ہے کہ ایسی سوسائٹی کے ممبر کو شریف کہا جا سکتا ہے، ایسی سوسائٹی میں ننگا ہونا تو بڑی بات ہے زبان پر بھی کوئی ایسی بات نہیں آتی جس سے معاذ اللہ شرم وحیا کا خون ہوتا ہو۔گالی دینا، کسی کو برا اور بھلا کہنا، بدتمیزی کرنی، گندی بات زبان سے نکالنی یہ سب بے شرمی کی باتیں ہیں اور اِسلام نے سختی سے حکم دیا ہے کہ تم بے شرمی سے رکو اور حیا کے خلاف کوئی کام تم سے سرزد نہ ہو۔

یہ عجیب بات ہے کہ ہم اِسلام کی ہسٹری کو اور حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی زندگی کو ہم اپنے سامنے رکھتے ہیں تو ہمیں اُن کی زندگی میں یہ باتیں ہمیں معلوم ہوتی ہیں۔ ذرا اِس حدیث کو سنئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کس قدر حیا فرماتا ہے۔حدیث میں ارشاد ہوا کہ

''جب کوئی بندہ اللہ کے سامنے اپنے دونوں کو پھیلاتا ہے''

بھلائی طلب کرنے کے لئے جب کوئی بندہ اللہ کے طلب کرتا ہے کہ اے اللہ تو ہمیں

بھلائی دے، تو ہمیں نیکی دے حدیث میں یہ بات آتی ہے کہ

''اللہ تعالیٰ کو شرم آتی ہے کہ اللہ بندے کو اِس بات سے محروم کر دے''۔

اللہ تعالیٰ اُس کو محروم نہیں کرتا یعنی ایسا بندہ جو اللہ سے خیر اور بھلائی طلب کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی دعا کو قبول کر لیتا ہے اور اُس کو واپس کرنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ حیا فرماتا ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہوا کہ

''اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ غیرت والا ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ اُس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام کر دیا۔ اِسلام نے بتایا کہ ایک بیٹے کا ماں سے کیا کنکشن ہے۔ اِسلام نے بتایا کہ ایک بھائی کا بہن سے کیا کنکشن ہے، اِسلام نے بتایا کہ چھوٹے کا بڑے سے کیا کنکشن ہے، اِسلام نے بتایا کہ تم کو ایک دوسرے کی تعظیم کس طرح کرنی چاہیے، یہ اِسلام کی خوبی ہے اور یہ شرم وحیا کی بات ہے۔ سنئے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق حدیث میں ہے، حدیث میں ہے کہ

''سرکارِ دو عالم ﷺ کنواری عورتیں، جن لڑکیوں کی شادی نہیں ہوئی، کنواری عورتیں جو پردے میں رہتی ہیں'' حدیث کہتی ہے کہ سرکار اُن سے بھی زیادہ شرم وحیا والے تھے۔''

کنواری لڑکیاں جن کی شادی نہیں ہوئی جو پردے میں رہنے والی لڑکیاں ہیں ہمارے آقا ﷺ اُن سے بھی زیادہ حیادار اور شرمیلے تھے، اللہ اکبر کس قدر ہمیں سرکار ﷺ کی زندگی اور حیات میں شرم اور حیا کی تعلیم ملتی ہے۔

آیت کریمہ جو ابھی پڑھی گئی

"ان ذالکم کان یوذی النبی فیستحی منکم"

بے شک تمہارا مجلس میں جمے رہنا نبی کو تکلیف پہنچتی ہے،

نبی کو ایذا پہنچتی ہے کہ نبی اِس بات سے فرما دیں کہ تم یہاں سے اُٹھ کر کے چلے جاؤ۔ یہ قرآن کی آیت ہے، بعض دعوت میں ایسا ہوا کہ کچھ لوگ کھانا کھا کر چلے گئے اور کچھ لوگ باتیں کرتے رہے اور بیٹھے رہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کو ضرورت تھی، گھر چھوٹا تھا، وہ لوگ اُٹھ کر چلے جاتے تو اچھا تھا، لیکن ضرورت کے باوجود اور تکلیف کے باوجود خود اپنے منہ سے نہیں کہا کہ تم اُٹھ کر چلے جاؤ۔ کیوں؟ قرآن کہتا کہ ہمارے نبی ﷺ بڑے حیادار ہیں۔

عزیزو، دوستو! اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حیا کی کیا قدر و قیمت ہے۔ اور آدمی کو کس قدر حیادار ہونا چاہئے۔ اب آپ خیال تو فرمائیے کہ ہم رات دن یہ کہتے ہیں صاحب گناہ ہم سے ہو جاتا ہے۔ گناہ کے کام ہم کرتے ہیں یہی تو وجہ ہے کہ ہمارے اندر حیا نہیں۔ اگر حیا ہو تو ہم گناہ نہیں کریں گے، کیوں کہ جب ہمارا یہ عقیدہ ہوگا کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے، ہمارے اعمال، ہماری زندگی اور ہماری جو موومنٹ ہے، ہماری جو ادائیں ہیں یہ سب کچھ اللہ کی نگاہِ قدرت میں ہیں تو پھر ایسی صورت میں وہ بندہ کبھی گناہ کے کام نہیں کرے گا۔

حدیث میں سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''ایمان کی ستر (یا ستر سے کچھ زیادہ) شاخیں ہیں، فرمایا کہ سب سے اعلیٰ اور سب

سے بہتر شاخ ہے وہ ہے **لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ**،اور سب سے کم بات ایمان کی فرمایا کہ یہ ہے کہ جب تم راستے میں چلو تو تمہیں راستے میں کوئی کانٹا یا کوئی ڈھیلا تمہیں نظر آئے تو تم اُس کو ہٹا دو۔''

کیوں کہ کانٹا ہوگا یا کوئی ڈھیلا ہوگا راستے میں تو اِس سے لوگوں کو تکلیف ہوگی تو فرمایا کہ ''ہٹا دو''۔اور اِس کے بعد فرمایا کہ

''حیا ایمان کی ایک شاخ ہے''۔

معنی یہ ہوا کہ جہاں ایمان ہوگا وہاں حیا ہوگی اور جہاں حیا رخصت تو میرے دوستو اِس بات کا خطرہ شدید ہو جائے گا وہاں ایمان بھی رخصت ہو جائے۔ سنئے سرکار دو عالم ﷺ کی حدیث ہے ارشاد فرمایا کہ

''حیا اور ایمان یہ ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، اگر اِس میں سے ایک نکل جائے تو دوسرا بھی نکل جاتا ہے''

اگر حیا ختم تو پھر معاذ اللہ ایمان بھی ختم ہو جاتا ہے۔کیوں کہ سوسائٹی بن نہیں سکتی جب تک ہمارے اندر حیا نہیں ہوگا۔ ہمارا معاشرہ اُس وقت تک اچھا نہیں ہوسکتا جب تک ہمارے اندر حیا نہ ہو۔حدیث سنئے، سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

''حیا سے سوائے بھلائی کے اور کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی''

یعنی جب کوئی آدمی حیا اور شرم کرے اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ بھلائی کرتا ہے، وہ شیطان سے بچتا ہے، وہ اپنے نفس سے بچتا ہے اور اِس صورت میں اللہ کے فضل وکرم سے کہ اُس کے اندر قوت ارادی جو ہے زیادہ ہمت پیدا ہو جاتی ہے اور آدمی شرم وحیا

کی وجہ سے بڑے سے برا کام کر لیتا ہے۔

عزیزو، دوستو! ہر مذہب کے اندر کوئی نہ کوئی خوبی ہوتی ہے، ارشاد کیا گیا کہ اِسلام کے اندر سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اُس کے اندر شرم وحیا کی تعلیم خصوصی طور پر دی گئی۔ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا بھائی بنا دیا گیا۔ایسی اچھی تعلیم دی گئی کہ آپ سے عمر میں آپ کے برابر ہے وہ آپ کا بھائی ہے۔ جو عورتیں عمر میں آپ کے برابر ہیں اسلام نے کہا کہ وہ آپ کی اسلامی بہنیں ہیں، اور جو عمر میں چھوٹی ہیں اُن کا کہہ دیا گیا کہ وہ تمہاری بیٹیاں ہیں اور جو عمر میں تم سے بڑے ہیں اُن کو میرے دوستو، باپ، اور چچا اور دادا کا درجہ دیا گیا۔ یہ سب کچھ میرے دوستو اسی لئے ہے کہ سوسائٹی میں کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ

''حیا میں صرف بھلائی ہے، بھلائی کے علاوہ حیا میں کوئی دوسری چیز نہیں ہے''

یعنی اِس میں سو فیصد ہی میرے دوستو کامیابی ہے اور اِس میں بھلائی ہے۔ایک پتے کی بات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بتا دی اور ارشاد فرمائی، کان کھول کر سن لیں اور دیکھیے کہ چودہ سو برس پہلے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ حضور فرماتے ہیں کہ

''جب تم حیا نہ کرو (یعنی جب تم سے حیا ختم ہو جائے) پھر جو تمہارے دِل میں آئے کرو''

جب آدمی بے حیا ہو جائے تو پھر وہ جو چاہے کرتا پھرے۔آپ خیال تو فرمائیے کہ

ایک آدمی گندا کام کرتا ہے لیکن اُس کو کوئی خیال نہیں ہوتا، ایک آدمی کوئی گندا کام کرنے کا خیال بھی کرے تو وہ ڈر جاتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے کہ ایک آدمی جو برے کام سے بچتا ہے اُس کے اندر حیا ہوتا ہے۔ اور جو آدمی جو مرضی آئے کرتا اُس کے اندر بے حیائی ہے حیا نہیں ہے اسی لئے وہ بے حیائی کرتا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ جب کسی آدمی پر بے حیائی کا کنٹرول ہوتا ہے تو پھر وہ ایسی اسٹیج پر پہنچ جاتا ہے کہ جہاں معاذ اللہ ماں اور بہن کی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ آپ سمجھتے بے حیائی انسان کو جانوروں کی اسٹیج پر لے جاتا ہے، جانور کے اندر بھی حیا ہوتی ہے اور بعض موقع کے اوپر گندے کام کرنے سے باز آتا ہے لیکن انسان جس میں حیا نہیں ہوتی، شرم نہیں ہوتی جو اُس کی مرضی میں آتا ہے وہ کرتا چلا جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شرم و حیا سے متعلق ہم سے فرمایا گیا اور کہا گیا کہ دیکھو شرم و حیا ایمان کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ ایمان کی حفاظت اگر تم چاہتے ہو، اگر تم چاہتے ہو کہ تم بندوں کے حقوق ہیں اُن کو بھی ادا کرو تو اِس کے لئے ضروری ہے کہ تمہارے اندر شرم و حیا ہونی چاہیئے۔

اللہ کریم ہمیں عمل کرنے توفیق عطا فرمائے اور شرم و حیا والا بنائے۔ آمین

خدا معلوم کیا ہے نامۂ اعمال خوشتر میں

خدا معلوم کیا ہے نامۂ اعمال خوشتر میں
کہ اِس کو رحمتیں خود ڈھونڈتی پھرتی ہیں محشر میں

کیا ہے پیش تو تم نے نگاہِ فیض پرور میں
اگر عصیاں نہ نکلے اے فرشتو میرے دفتر میں

جہاں چاہوں گا جب چاہوں گا جنت ہوگی دم بھر میں
مدینے کی فضائیں ہیں نگاہِ جلوہ پرور میں

مٹا کر ساری دولت کو کہا صدیق نے ہنس کر
فقط اللہ کا اک نام ہے باقی بھرے گھر میں

سہارے سے انہی کے ساحل بخشش ملا مجھ کو
وہی اشک ندامت تھے جو میرے دیدۂ تر میں

نہ وہ ہوتے اگر خوشتؔر نہ یہ بزم جہاں ہوتی
انہی کا فیض ہے جو ربط ہے ان چار عنصر میں